یا اللہ مدد　　　　حق چار یارؓ

عقیدہ حیات النبی ﷺ زندہ باد

یٰایھا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبإ فتبینوا۔ [القرآن]

آیۃ المنافق ثلاث: اذا حدث کذب، واذا عاھد غدر، واذا خاصم فجر۔ [الحدیث]

مناظرہ سے فرار کے لیے مولوی خضر حیات بھکروی کی دھوکہ دہی اور غنڈہ گردی

ایک مناظرہ جو نہ ہو سکا...!

واقعہ کا پس منظر، حالات و واقعات، حقائق کیا ہیں؟

اشاعتی مولوی کی ''اخلاقیات'' کے نمونے، مماتی فتنہ، بدزبان مولوی کی کھوکھلی چیلنج بازی، اہل حق کی طرف سے چیلنج قبول کیے جانے پر چالاکی، ۲۰۱۸ء میں مناظرے سے فرار ہونا، ۱۹/جون ۲۴ء کے مناظرے کے حوالے سے جانبین کے پیغامات، مناظرے کا موضوع اور مماتی قلابازیاں، بڑھکیں اور چالبازیاں، مناظرے کا وقت، جگہ اور شرائط طے کرنے کی پیشکش اور مماتیوں کی دھوکہ دہی، حملے کی غنڈہ گردی اور تقدس مسجد کی پامالی، شور شرابے کے بعد فرار اختیار کرنا، اپنوں کی ''مہربانیاں'' اور اہل حق کا چیلنج

مناظر اہل سنت، وکیل احناف

مولانا محمد انصر باجوہ

ناشر: جامعہ خلفائے راشدین، فیصل آباد 0303-6827313

عقیدہ حیات النبیؐ: زندہ باد　　　یا اللہ مدد　　　خلافت راشدہ: حق چار یارؓ

یٰایها الذین آمنوا ان جاء کم فاسق بنبإٍ فتبینوا.[القرآن]

آیة المنافق ثلاث: اذا حدث کذب، واذا عاهد غدر، واذا خاصم فجر.[الحدیث]

ایک مناظرہ جو نہ ہو سکا...!

مناظرہ سے فرار کے لیے مولوی خضر حیات بھکروی کی دھوکہ دہی اور غنڈہ گردی

واقعہ کا پس منظر، حالات وواقعات، حقائق کیا ہیں؟

اشاعتی مولوی کی ''اخلاقیات'' کے نمونے، مماتی فتنہ، بدزبان مولوی کی کھوکھلی چیلنج بازی، اہل حق کی طرف سے چیلنج قبول کیے جانے پر چالاکی، ۲۰۱۸ء میں مناظرے سے فرار ہونا، ۱۹/جون ۲۴ء کے مناظرے کے حوالے سے جانبین کے پیغامات، مناظرے کا موضوع اور مماتی قلابازیاں، بڑھکیں اور چالبازیاں، مناظرے کا وقت، جگہ اور شرائط طے کرنے کی پیشکش اور مماتیوں کی دھوکہ دہی، حملے کی غنڈہ گردی اور تقدس مسجد کی پامالی، شور شرابے کے بعد فرار اختیار کرنا، اپنوں کی ''مہربانیاں'' اور اہل حق کا چیلنج

مناظر اہل سنت، وکیل احناف

مولانا محمد انصر باجوہ

جامع مسجد ومدرسہ امام اعظم ابوحنیفہ، بنی سٹاپ، چکری روڈ، راولپنڈی

ناشر: جامعہ خلفائے راشدین، فیصل آباد

0303-6827313

اشاعتی (مماتی) مولوی خضر حیات کی ''اَخلاقیات'' کے چند نمونے

۱......(مسجد کے منبر پر کہتا ہے:) تم نے اپنی ماں کا دودھ پیا ہے کسی کتیا کا نہیں پیا تو......!

۲......(مسجد میں ہی کہتا ہے:) تمہاری ماں کو ٹیوشن پڑھانے والے۔

۳......جن دس حیاتی مناظرین کے میں نے نام لیے، یہ سب بے غیرت بنے ہوئے ہیں۔

۴......منیر احمد منور، انور اوکاڑوی اِن دو مجرموں کو ذرا میرے سامنے تو لاؤ۔

۵......تمہارا باپ تمہارے منبر پر کھڑا ہے۔

۶......اوئے وَڑا بچے! لا اپنے باپ اَنور اوکاڑوی کو لا!

۷......''فضائل اعمال'' میں بہت سارے کوٹیشن ہیں، جھوٹ ہیں۔

۸......''معارف القرآن'' میں دوسو (۲۰۰) سے زیادہ زبردست جھوٹ لکھے ہیں۔

۹......مفتی تقی نے منبر پر بیٹھ کر جھوٹ بولا، بزرگ بڑا جھوٹ بھی بڑا، یہ بزرگ ہے یا گرگ ہے۔

۱۰......موجودہ حیاتیے (عقیدہ حیات النبی کے قائلین) مشرک ومرتد ہیں، اہل کتاب نہیں۔

۱۱......زمینی قبروں میں انبیاء کی حیات کا عقیدہ یہودی عقیدہ ہے، جو شرک کا دروازہ ہے۔

۱۲......جو یہ عقیدہ رکھے کہ قبر کے پاس پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام نبی سنتے ہیں، وہ کافر ہے۔

۱۳......المہند کو ''معیارِ ایمان'' کہنے والے پکے کافر، ''معیارِ اہل سنت'' کہنے والے پکے بدعتی ہیں۔

۱۴......جو دیوبندیت کو دین ومذہب سمجھتا ہے، خدا کی قسم وہ مرتد ہوسکتا ہے مسلمان نہیں ہوسکتا۔

۱۵......ہندوؤں کے شہر دیوبند کے مدرسہ میں نیک لوگ بھی پڑھے ہیں، اور بدترین مشرک بھی!

۱۶......رائے ونڈی فرقہ خالص دجالی، طاغوتی ترجمان ہے، دینِ محمدی کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں۔

۱۷......شیطان کا سب سے مقبول اور اُس کا سب سے کارآمد گروہ یہی رائے ونڈی فرقہ ہے۔

۱۸......رائے ونڈ والوں کی توحید ابوجہل والی ہے۔

۱۹......دجالی گروہ (تبلیغی جماعت) پر پابندی لگانے پر ہم سعودی حکومت کو مبارک پیش کرتے ہیں۔

۲۰......بڑے پیٹ والا مولوی (مولانا فضل الرحمٰن) مرزا قادیانی سے دس گنا بڑا مرتد ہے۔

(نوٹ: اِن تمام باتوں کی ریکارڈنگز محفوظ ہیں۔ جو طلب کرنے پر مہیا کی جاسکتی ہیں۔)

فہرست

شمار	عنوان	صفحہ
۱	عقیدہ حیات النبی اور اُس کے منکرین (مماتی فتنہ)	4
۲	مماتی فتنے کا ایک بدزبان مولوی اور اُس کی کھوکھلی چیلنج بازی	4
۳	ہماری طرف سے چیلنج قبول کیے جانے پر مولوی خضر حیات کی چالاکی	4
۴	۲۰۱۸ء میں مولوی خضر حیات کا مناظرے سے فرار	5
۵	مولوی خضر حیات کو مناظرے میں بٹھانے کی ایک اور کوشش	5
۶	۲۵/مئی ۲۰۲۴ء کو مولوی خضر حیات کے نام میرا (انصر باجوہ کا) جاری کردہ پیغام	6
۷	۱۵/جون ۲۰۲۴ء کو میرا (انصر باجوہ کا) جاری کردہ پیغام	6
۸	مناظرے کا موضوع اور مولوی خضر حیات کی قلابازیاں	6
۹	مولوی خضر حیات کی پریشانی اور اُس کا خودساختہ حل	7
۱۰	مولوی خضر حیات کے جاری کردہ دو پیغامات: بڑھکیں اور چالبازیاں	7
۱۱	پہلا پیغام	8
۱۲	دوسرا پیغام	8
۱۳	۱۹/جون بروز بدھ کو مولانا وڑائچ اور مفتی انور صاحب کے پیغامات	9
۱۴	حضرت مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہم کا پیغام	9
۱۵	مولانا عبداللہ عابد وڑائچ صاحب کا پیغام	10
۱۶	مفتی انور صاحب کے پیغام کے بعد مولوی خضر حیات کا پیغام	11
۱۷	۲۰/جون: مولوی خضر حیات کی دھوکہ دہی اور غنڈی گردی	12
۱۸	ہم جو کرنے آئے وہ کریں گے، آپ کو پتہ چلے گا کہ ہم نے کیا کیا ہے: مولوی خضر....	13
۱۹	جب شور شرابا مکمل ہوجائے تو مناظرے کے لیے آجائیں: مولانا مفتی محمد انور.........	14
۲۰	مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہ کا تقوی......اور......مولوی خضر حیات کی ایک اور چالاکی..	14
۲۱	یہ مناظرہ نہیں، لڑائی ہے	14
۲۲	کچھ اپنوں کی ''مہربانیاں''	15
۲۳	اہل حق کی طرف سے مولوی خضر حیات کے چیلنج کی قبولیت کا اِعادہ	16

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، امابعد!

عقیدہ حیات النبی اور اُس کے منکرین (مماتی فتنہ):

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی زمینی قبروں میں روح کے تعلق کے ساتھ حیات ہیں، اِس عقیدہ کو ''عقیدہ حیات النبی'' کہا جاتا ہے۔ یہ اہل السنۃ والجماعۃ کا اتفاقی عقیدہ ہے، جو ضروریاتِ اہل سنت میں سے ہے۔ اِس عقیدے کا منکر اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج، بدعتی، گمراہ اور خراب عقیدے والا ہے۔

اپنے آپ کو اہل سنت کہلوانے والوں میں اِس عقیدے کے پہلے منکر سید عنایت اللہ شاہ بخاری (گجرات) ہیں، جن کی ''جامعہ خیر المدارس، ملتان'' کی ایک تقریر سے یہ فتنہ شروع ہوا، اَب اِس فتنے کی عمر تقریباً ۷۰ سال ہوگئی ہے۔

علمائے اہل سنت دیوبند خصوصاً امام المؤحدین، رئیس المفسرین مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ [واں بھچراں] کا نام استعمال کرنے والے ''جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ'' کے لوگ اِس فتنہ کا شکار ہیں۔

مماتی فتنے کا ایک بدزبان مولوی اور اُس کی کھلی چیلنج بازی:

اِس فتنہ کے ایک انتہائی بدزبان مولوی خضر حیات (جس کو خضر واہیات کہنا زیادہ قرین انصاف ہے) نے عرصۂ دراز سے علمائے اہل سنت دیوبند کے خلاف زبان درازی اور چیلنج بازی کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ آئے روز مناظروں کے چیلنج کرنا، اپنے لوگوں میں بیٹھ کر بڑھکیں مارنا، خود کو بڑا تیس مار خان باور کرانا اور بدتہذیبی وبدتمیزی کی تمام حدود پار کرنا موصوف کی عادت بن چکی ہے۔ لیکن جب ہمارے حضرات مولانا عبداللہ عابد وڑائچ وغیرہ کی طرف سے مولوی خضر حیات کے چیلنج کو قبول کر کے مناظرے کا کہا گیا تو آئیں بائیں شائیں کے علاوہ کوئی جواب نہیں ملا۔

ہماری طرف سے چیلنج قبول کیے جانے پر مولوی خضر حیات کی چالاکی:

ہماری طرف سے چیلنج قبول کرنے کے بعد مولوی خضر حیات نے اپنے حلقہ کے عوام کو مطمئن کرنے کے لیے یہ منصوبہ بنایا کہ: اپنے ہم عمر علماء کے بجائے اہل سنت دیوبند کے عمر رسیدہ علماء ومشائخ کو چیلنج کروں، نہ وہ مقابلے میں آئیں گے، نہ مجھے مناظرہ کرنا پڑے گا۔ چنانچہ اس نے مناظر اسلام مولانا مفتی انور اوکاڑوی، شیخ الحدیث مولانا عبدالقدوس خان قارن، شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور، وکیل احناف مولانا عبدالحق خان بشیر، مفتی ابن مفتی مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی، مناظر ابن مناظر مولانا عبدالغفار تونسوی مدظلہم وغیرہم کے نام لینا شروع کردیئے کہ میرے ساتھ مناظرہ کرنا ہے تو یہ لوگ آئیں۔

ظاہر ہے کہ اِن حضرات کے سامنے مولوی خضر حیات کل کا بچہ ہے، نہ عمر میں برابری، نہ علم میں کوئی تناسب، نہ عمل کا کوئی تقابل اور سب سے بڑھ کر شرافت وتہذیب میں بالکل متضاد۔ لہٰذا ہماری طرف سے دیگر علماء مسلسل مولوی خضر حیات کے چیلنج کو قبول کرتے رہے۔ لیکن مولوی خضر حیات نے زندگی بھر کوئی مناظرہ کیا نہ اُسے مناظرے کا سلیقہ ہے، اِس لیے وہ کبھی بھی مناظرے کے لیے تیار نہیں ہوا۔

۲۰۱۸ء میں مولوی خضر حیات کا مناظرے سے فرار:

مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ اُس کی بدزبانی اور چیلنج بازی مسلسل جاری رہی۔ چنانچہ مجبوراً ہم نے ۲۰۱۸ء میں مولوی خضر حیات کے پیش کردہ ناموں میں سے دو حضرات استاذِ مکرم مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی اور استاذِ مکرم مولانا منیر احمد منور مدظلہما سے عرض کیا کہ مماتی مولوی خضر حیات سے مناظرہ کے لیے آپ کو تکلیف دینی ہے، تو دونوں حضرات نے فرمایا کہ: ہم اس کے لیے بالکل تیار ہیں۔ جب بھی کہیں، ہم اس سے مناظرہ کرلیں گے۔ (اللہ پاک جزائے خیر دیں ہمارے اکابر کو کہ اُنہوں نے اپنے مقام ومرتبہ کو نہیں دیکھا، بلکہ مسلکِ اہل سنت کو مقدم رکھا۔ اور جو شخص کسی بھی درجے میں اُن کا مقابل نہیں ہوسکتا، اُس سے گفتگو کے لیے بھی تیار ہوگئے۔)

لیکن اُس وقت مولوی خضر حیات نے مناظرے کی حامی نہیں بھری، بھرتا بھی کیسے، اُسے تو مناظرہ کرنا ہی نہیں، صرف بڑھکیں مارنی ہیں اور اپنے لوگوں میں اپنے آپ کو شیر کہلوانا ہے۔ چنانچہ اُس وقت مناظرہ نہ ہوسکا۔

چاہیے تو یہ تھا کہ: جن حضرات کا نام خود مولوی خضر حیات نے پیش کیا تھا، وہ جب مناظرے کے لیے تیار ہوگئے تو مولوی خضر حیات بھی تیار ہوجاتا، یا پھر چیلنج بازی اور بدزبانی ترک کردیتا۔ لیکن کہتے ہیں کہ: ”عادت سر کے ساتھ جاتی ہے۔“ چنانچہ مولوی خضر حیات کی بڑھکیں مارنے، چیلنج بازی کرنے اور زبان درازی کرنے کی عادت کم ہونے کے بجائے بڑھتی چلی گئی۔

مولوی خضر حیات کو مناظرے میں بٹھانے کی ایک اور کوشش:

چنانچہ ہم نے سوچا کہ: ایک کوشش اور کرکے دیکھتے ہیں، لہٰذا بندہ نے مولانا مفتی انور اوکاڑوی اور مولانا منیر احمد منور مدظلہما کو مولوی خضر حیات کے چیلنج بازی پر مبنی اقتباسات سنوائے، تو اُنہوں نے حسبِ سابق شفقت فرمائی اور کہا کہ: ہم اس کے ساتھ مناظرے کے لیے بالکل تیار ہیں۔ بندہ نے حضرت مفتی انور اوکاڑوی مدظلہ سے عرض کیا کہ: بڑی عید کی تعطیلات میں اگر آپ کے پاس وقت ہو تو دو تین دِن ہمیں عنایت فرمادیں، استاذِ مکرم نے عید کے تیسرے دِن سے تین دن عنایت فرمادیئے، **جزاہ اللہ خیرا۔**

۲۵ر مئی ۲۰۲۴ء کو مولوی خضر حیات کے نام میرا (محمد انصر باجوہ کا) جاری کردہ پیغام:

۲۵ر مئی ۲۰۲۴ء میں نے مولوی خضر حیات کے نام پیغام جاری کیا تھا کہ مولانا منیر احمد منور یا مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی مناظرے کے لیے تشریف لائیں گے، مولوی خضر حیات تیار ہو جائے۔

نیز بتایا تھا کہ دو ماہ کی مہلت ہے، دو ماہ کے اندر میرے پیغام کا جواب دے۔

مناظرے کا موضوع بھی بتا دیا تھا کہ مناظرے کا موضوع ہوگا: ''دیوبندی کون؟''

۱۵ر جون ۲۰۲۴ء کو میرا (محمد انصر باجوہ کا) جاری کردہ پیغام:

استاذِ مکرم سے تاریخیں ملنے کے بعد ۱۵ر جون کو میں نے مولوی خضر حیات کے نام ایک اور پیغام جاری کیا، جس میں یہ بھی بتا دیا کہ: ۱۹، ۲۰، ۲۱ر جون ۲۰۲۴ء بروز بدھ تا جمعہ مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب یہاں پنڈی میں ہوں گے۔ لہٰذا مولوی خضر حیات مناظرے کی تیاری کر لے۔

اور مناظرے کا موضوع جو مئی میں بتایا جا چکا تھا، وہ بھی دُہرا دیا کہ مناظرے کا موضوع ہوگا: ''دیوبندی کون؟'' اور ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ اگر مولوی خضر حیات دیوبندیت سے بیزاری کا اعلان کر دے اور آئندہ دیوبندیت کا نام استعمال نہ کرنے کی تحریر لکھ دے تو پھر اِس موضوع پر گفتگو کی ضرورت نہیں رہے گی۔ لہٰذا پھر اگلا موضوع ہوگا: ''سماع موتی شرک ہے یا نہیں؟''

مناظرے کا موضوع اور مولوی خضر حیات کی قلابازیاں:

علمائے اہل سنت دیوبند کے خلاف مولوی خضر حیات کی بدزبانیاں اور چیلنج بازیاں عقیدہ حیات النبی کے حوالے سے ہوتی تھیں، نیز اُس کا دعویٰ ہے کہ: سماع موتیٰ کا عقیدہ شرک اور اس کے قائلین ابوجہل کی طرح مشرک ہیں۔ اِس کے علاوہ وہ اکابر اہل سنت دیوبند کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے اور بڑی ہٹ دھرمی سے ہمیں اکابر دیوبند کا باغی کہتا ہے۔ چنانچہ ہم نے خضر حیات سے مناظرے کے لیے یہی موضوعات منتخب کیے جن پر اس کی بڑھکیں، چیلنج بازیاں اور بدزبانیاں تھیں۔

[۱]۔ عقیدہ حیات النبی۔ [۲]۔ سماع موتیٰ کا عقیدہ شرک ہے یا نہیں؟ [۳]۔ دیوبندی کون؟

جب مولوی خضر حیات کی بڑھکیں، چیلنج بازیاں اور بدتہذیبیاں ان موضوعات کے حوالے سے ہیں تو اُسے چاہیے تھا کہ اِن موضوعات پر مناظرے کے لیے تیار رہتا، اور اگر اِن موضوعات پر مناظرہ نہیں کر سکتا تو اِن موضوعات پر اپنی زبان کو بند رکھتا۔ لیکن اُس نے نہ زبان روکی، نہ مناظرے کی ہمت کر سکا۔

بلکہ اُس نے ایک اور چال چلی، اور مناظرے کے موضوع سے بدکنے لگا، کبھی پھدک کر ایک موضوع کی طرف، کبھی دوسرے کی طرف اور کبھی تیسرے کی طرف! کبھی کہا کہ: مناظرہ ''سماع الاموات'' پر

ہوگا۔کبھی کہا: مناظرہ ”سماع الاموات عادۃً“ پر ہوگا۔کبھی کہا: مناظرہ ”معیارِ اُلوہیت“ پر ہوگا۔کبھی کہا: مناظرہ ”المہند“ پر کرلو۔کبھی کہا: ”دیوبندیت کو معیارِ اہل سنت“ سمجھتے ہو تو اس پر مناظرہ کرلو! کبھی کہا کہ: کوئی سے چار اکابر دیوبند کے نام لو، اُن کی تمام عبارات کو درست تسلیم کرو، تو اُنہی کی عبارات سے تمہیں ابوجہل جیسا مشرک اور تمہاری عبارتوں سے اُن کی تکفیر ثابت کروں گا۔اور ہر مرتبہ ویسے تو اپنے عقیدت مندوں میں بیٹھ کر خوب بڑھکیں ماریں، للکارے مارے، لیکن موضوع کی بات آئی تو ہر مرتبہ یہی کہا کہ: ”موضوع متعین ہے۔“

مولوی خضر حیات کی پریشانی اور اُس کا خودساختہ حل:

مولوی خضر حیات کو پریشانی یہ تھی کہ کہیں مجھے مناظرے میں بیٹھنا ہی نہ پڑ جائے، اِس لیے حفظ ما تقدم کے طور پر پریشانی کا حل اُس نے یہ نکالا کہ: کئی موضوعات کا نام لے دوں، تاکہ اگر کبھی بیٹھنے کی نوبت آ بھی جائے تو موضوع پر ہی جھگڑا ختم نہ ہو، اور گفتگو کی نوبت نہ آئے۔چنانچہ مولوی خضر حیات کی جاری کردہ مختلف وڈیوز میں مذکورہ بالا تمام موضوعات کا تذکرہ سنا جاسکتا ہے۔چند نمونے ملاحظہ ہوں:

[۱]۔اَب تو انہوں نے ماشاءاللہ موضوع بھی زبردست متعین کیا: سماع الاموات، آہاہا، زبردست!

[۲]۔سب سے پہلے میں: الٰہ اور معیار اُلوہیت سے بات شروع کروں گا۔موضوع متعین ہے۔

[۳]۔سماع الاموات عادۃً پہ مناظرہ ہوگا پہلا۔

[۴]۔اپنی مرضی کے چار اکابر دیدو، اور کہیں کہ ہر عبارت پر ہمارا ایمان ہے۔تو اِن شاءاللہ انہی چار بزرگوں کی عبارات سے تمہیں ابوجہل جیسا مشرک ثابت کروں گا۔

[۵]۔اگر تم دیوبندیت کو ایمان کی شرط سمجھو، معیار سمجھو یا اہل سنت کا معیار سمجھو تو پھر تیار ہو جاؤ۔

[۶]۔اگر المہند معیارِ دیوبندیت ہے تو تم پکے غیر دیوبندی ہو۔تو المہند کو مقرر کرلو۔

قارئین! اندازہ لگائیں کہ اَبھی مناظرے میں بیٹھنے کی نوبت نہیں آئی اور مولوی خضر حیات کی قلابازیاں پہلے شروع ہوگئیں۔صرف اِسی پر بس نہیں، بلکہ اُس نے باقاعدہ مطالبہ کیا کہ: مفتی انور اوکاڑوی صاحب اور مولانا منیر منور صاحب یہ کلپ ریکارڈ کروائیں کہ ”مسئلہ الٰہ“ اور ”سماع الاموات“ سے مناظرہ شروع ہوگا۔پھر میں تیار ہوں۔حد ہوگئی ہے ویسے! پھکڑ بازیاں، دشنام طرازیاں اور چیلنج ”حیات النبی“ اور ”اکابر کا باغی کون؟“ پر اور مناظرے کی باری آئی تو مسئلہ الٰہ اور معیارِ الوہیت! واہ خضر واہیات واہ!

مولوی خضر حیات کے جاری کردہ دو پیغامات: بڑھکیں اور چالبازیاں

ہم نے ۲۵ رمئی ۲۰۲۴ء اور ۱۵ رجون ۲۰۲۴ء کو مولوی خضر حیات کے نام پیغامات جاری کرکے بتایا

تھا کہ اُس کا چیلنج قبول ہے۔ مفتی انور صاحب ۱۹؍تا ۲۱؍جون پنڈی میں ہوں گے۔ تو مولوی خضرحیات کی طرف سے دو پیغامات جاری کیے گئے، جن کا خلاصہ درج ذیل ہے:

پہلا پیغام:

ہمارے فریق مخالف نے اعلان کیا ہے کہ وہ انور اوکاڑوی کو پیش کریں گے، یہ میری دلی تمنا تھی، ہم بہترین جگہ کا انتظام بھی کریں گے، کرایہ بھی دیں گے، نسوار کا خرچہ بھی دیں گے، زائد دیہاڑی بھی دیں گے جو مزدور کی ہوتی ہے۔ ہم سے لاکھ روپیہ طلب کیا گیا ہے، ہم ڈیڑھ لاکھ دیں گے۔ جو شخص ان دونوں کو میرے سامنے بٹھائے گا، اسے ایک لاکھ روپیہ انعام بھی دیں گے۔ باقی رہے چھوٹے چھوٹے شتونگڑے، اُن کے لیے ہمارے شاگرد ہی کافی ہیں۔

ان دونوں حضرات سے بھی گزارش ہے کہ یہ دعوت قبول کریں، میدانِ مناظرہ میں آئیں، ہم آپ کے مقام کے مطابق آپ کا اکرام کریں گے، آپ کی توہین بھی نہیں کریں گے، بات دلائل کی ہوگی، علماء کی زبان استعمال ہوگی، میں چاہتا ہوں روز روز کے جھگڑے ختم ہوں، ایک مرتبہ حتمی مناظرہ ہو جائے، ماحول صاف ہو جائے، ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ امت میں انتشار نہ ہو، فساد نہ ہو، اَب تو انہوں نے ماشاءاللہ موضوع بھی زبردست متعین کیا۔ سماع الاموات۔ آہاہا۔ زبردست! پخیر راغلے، جی آیاں نوں!

دوسرا پیغام:

مولانا انور اوکاڑوی صاحب! اگر آپ واقعی افہام وتفہیم یا مناظرے کے لیے تیار ہیں تو جیسے میں یہ کلپ دے رہا ہوں ایسے ہی آپ خود بنفس نفیس ایک پیغام ریکارڈ کرائیں جس میں آپ باقاعدہ چیلنج کریں اور کہیں کہ ''مسئلہ الٰہ'' اور ''سماع الاموات عادۃً'' پر مناظرے کے لیے ہم تیار ہیں۔

اور پنڈی میں قاضی عبدالرشید صاحب یا ڈاکٹر عتیق الرحمٰن صاحب یا وفاق المدارس کے مسئول کو اپنا ترجمان بنائیں جو اسلام آباد کے ہمارے امیر قاری دلاور خان صاحب سے رابطہ کرلیں، مجہول الاصل والنسل بازاری قسم کے لوگوں کو اپنا ترجمان مت بنائیں، ان مجہولوں سے بچیں۔

اور موضوع مناظرے کا متعین ہے: سب سے پہلے معیارِ الوہیت اور مسئلہ الٰہ سے بات شروع ہوگی، تاکہ پتہ چلے کہ تم مسلمان بھی ہو یا نہیں۔

کہتے ہیں کہ: ''دیوبندی کون ہے؟'' پر مناظرہ ہوگا، یہ کون سا موضوع ہے؟ پہلے تم اپنے آپ کو مسلمان تو ثابت کرو۔ ہمارا دعویٰ مسلمان ہونے کا ہے۔ دیوبندیت نہ ایمان کا رکن ہے، نہ ایمان کی شرط ہے، نہ اہل سنت کا معیار ہے۔ دیوبند ایک مدرسہ ہے۔ اگر آپ دیوبندیت کو معیارِ ایمان یا معیارِ اہل سنت

سمجھتے ہیں تو پھر اس پر مناظرہ ہوگا۔

اگر ''المہند'' کو تم معیارِ ایمان، یا معیارِ اہل سنت، یا معیارِ دیوبندیت سمجھتے ہو تو اسے مقرر کرلو، میں ثابت کروں گا کہ: اگر المہند معیارِ ایمان ہے تو تم کافر ہو، اگر المہند معیارِ اہل سنت ہو تو تم پکے اہل بدعت ہو، اور اگر المہند معیارِ دیوبندیت ہے تو تم پکے غیر دیوبندی ہو۔

میں بارہا کہہ چکا ہوں کہ: اپنی مرضی کے چار اکابر دیوبند کے نام لے کر دستخط کردو کہ ان کی ہر عبارت پر ہمارا اِیمان ہے تو اُنہی چار بزرگوں کی عبارات سے تمہیں ابوجہل جیسا مشرک ثابت کروں گا، پتہ چل جائے گا کہ دیوبندیت کیا ہے؟

الوہیت کے معیار کے تعین کے بعد ''سماع الاموات عادۃً'' پر مناظرہ ہوگا۔

ہم چاہتے ہیں کہ پوری سنجیدگی کے ساتھ اچھے ماحول میں بات ہو، آپ افہام وتفہیم کرنا چاہیں تب بھی چشم ما روشن دِل ما شاد! اور اگر آپ مناظرے کی کبڈی کرنا چاہیں تو ان شاء اللہ اس کے لیے بھی ہم تیار ہیں۔

۱۹/جون بروز بدھ کو مولانا وڑائچ اور مفتی انور صاحب کے پیغامات:

۲۵/مئی اور اس کے بعد ۱۵/جون کو ہماری طرف سے اعلان ہوگیا۔لیکن اُن کی طرف سے کسی نے مقام مناظرہ یا شرائط کے لیے رابطہ نہیں کیا۔صرف دو پیغامات جاری کیے گئے، جن میں

۱۔موضوع کے ہیر پھیر کی کوشش کی گئی۔

۲۔فرار کے لیے اپنے من پسند موضوعات پر مناظرے کے چیلنج کا فضول مطالبہ کیا گیا۔

۳۔اپنے نمائندے تبدیل کرنے کا بے جا مطالبہ کیا گیا۔

حسبِ اعلان ۱۹/جون بروز بدھ کو استاذِ مکرم مناظر اسلام مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہم اور شیر اسلام مولانا عبداللہ عابد وڑائچ مدظلہ پنڈی میں ہمارے ہاں پہنچ گئے اور دونوں حضرات نے مولوی خضر حیات کے نام درج ذیل پیغامات جاری کیے۔

حضرت مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہم کا پیغام:

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم.

کچھ عرصہ پہلے مولانا انصر صاحب نے خضر حیات کی کیسٹ (ریکارڈنگ) مجھے بھیجی کہ تقریر میں کہہ رہا ہے کہ:

مولوی منیر اور مولوی انور میرے سامنے آکر بات کریں۔ وہ بات کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔اگر وہ آجائیں تو بہت اچھا ہے۔اَب سنا ہے

کہ: انہوں نے یہ کہا ہے کہ: ایک لاکھ روپے ہمارا خرچہ ہوگا۔ ہم نے کہا کہ:
ہم ڈیڑھ لاکھ دینے کے لیے تیار ہیں اور سارا اِنتظام کریں گے۔

جبکہ اِن کے ساتھیوں نے بتایا کہ: بارہ (۱۲) سال سے یہ چیلنج بازی کر رہے ہیں، اور مجھے پتہ بھی نہیں تھا۔ اَب میں اِن کے بلانے کے مطابق مولانا انصر صاحب کے پاس آگیا ہوں۔ اَب جیسے وہ آنا چاہیں آجائیں۔ آج انیس (۱۹) جون ہے۔ اور دو ہزار چوبیس (۲۰۲۴ء)۔

مولانا عبداللہ عابد وڑائچ صاحب کا پیغام:

خضر حیات صاحب بار بار ہمارے اکابر کے بارے میں بدزبانی کرتے تھے، اِس پر جب اُنھیں روکا گیا یا اُنھیں گفتگو کرنے کا کہا گیا تو اُن کا یہ مطالبہ تھا کہ: مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب میرے ساتھ گفتگو کریں۔ تو آج بتاریخ ۱۹؍جون ۲۰۲۴ء بروز بدھ الحمد للہ مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب، مولانا انصر باجوہ صاحب کے پاس تشریف لا چکے ہیں۔ اور خضر حیات صاحب کی خدمت کے لیے میں یعنی عبداللہ عابد وڑائچ، میں بھی پہنچ چکا ہوں۔ ہمارے اور علمائے کرام بھی تشریف فرما ہیں، اِن شاء اللہ تین دِن تک خضر حیات صاحب کا ہم انتظار کریں گے، اگر اُن میں ہمت ہے تو آ کر گفتگو کریں۔

پہلے خضر حیات صاحب کا دعویٰ تھا کہ: اَڑتالیس (۴۸) مقامات پر دیوبندی (مناظرے سے) بھاگ گئے ہیں۔.... یہ بے چارے بارہ (۱۲) بجے کے لگ بھگ یہ دعویٰ کر رہے تھے، کہ دو بجے کے بعد میں نے چیلنج کر دیا کہ خضر حیات صاحب آئیں میرے ساتھ مناظرہ کریں، دیکھتے ہیں بھاگا کون ہے؟ ٹھہرا کون ہے؟ تو خضر حیات صاحب بیک وقت تین شہروں میں حاضر ناظر تھے، لیٹی میں، راولپنڈی میں اور ایک جگہ کا بھی ذکر تھا کہ حضرت وہاں ہیں۔ فون کرنے والا ایک بندہ تھا، اور ہر پانچ پانچ منٹ کے بعد اور جگہ بتاتے تھے کہ میں وہاں ہوں۔ نہ مناظرہ کیا زندگی بھر، نہ سلیقہ ہے مناظرہ کرنے کا، اور عام شریفانہ زبان ہی استعمال کرنے کا سلیقہ نہیں ہے، مناظرہ اُنہوں نے کیا کرنا ہے۔ بہر حال اُس کے بعد مناظرہ طے ہوا، مناظرے کی جگھوں پر گڑبڑ کی گئی، تا کہ مناظرہ نہ ہو، اور حکومتی اداروں سے انہوں نے تعاون لینے کی کوشش کی۔

ہم نے کبھی بھی پہل نہیں کی، لیکن اگر کوئی پہل کرے تو ہم اس کے گھر تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خضر حیات صاحب! آپ کے شہر میں ہم آچکے ہیں، ہمت ہے تو بسم اللہ کر کے سامنے تشریف لائیں۔

پھر خضر حیات صاحب کہتے ہیں کہ: ''آپ مناظرے کا چیلنج کریں۔!'' تو پھر آسمان گر جائے گا؟ میں چیلنج کرتا ہوں، کریں آپ میرے ساتھ مناظرہ اگر جرأت ہے تو۔

تف ہے ایسی زندگی پر کہ ساری زندگی بڑھکیں مارتے رہنا ہے، اور جب سامنے آؤ تو بھاگ جانا

ہے، پھر شرطیں لگا دیتی ہیں جی فلاں شرط ہوگی تو یوں ہوگا، فلاں کام ہوگا تو یوں ہوگا۔ بھئی! سامنے آ اور مناظرہ کرو!

دوسری بات! ڈنکے کی چوٹ ہم کہتے ہیں: ہم نے آپ کو اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج کہا ہے عقیدہ حیات النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بنیاد پر۔ آپ اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہیں، آپ کا اہل السنۃ والجماعۃ خصوصاً علمائے دیوبند سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔

ہمت ہے، عقیدہ حیات پہ آؤ، ہم آپ کی تسلی کرا کے بھیجیں گے۔

مفتی انور صاحب کے پیغام کے بعد مولوی خضر حیات کا پیغام:

اَب سے کچھ دیر پہلے جناب مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب کا ایک آڈیو کلپ شائع ہوا، سن کر بڑی خوشی ہوئی اور تعجب بھی ہوا۔ انیس دِن پہلے میں نے کلپ کا مطالبہ کیا تھا، لیکن انیس دِن تک انور اوکاڑوی صاحب منظر عام سے غائب رہے۔ کسی نے ہمارے امیر مولانا دلاور سے رابطہ نہیں کیا، نہ شرائط طے ہوئیں۔

اَنور اوکاڑوی صاحب نے اپنے کلپ میں ایک بہت بڑا جھوٹ اِرشاد فرمایا ہے، یہ ساری کمپنی جھوٹی ہے، سفید ریش بھی جھوٹ بولتے ہیں، کیا میزبان کیا مہمان! (قارئین! مفتی انور اوکاڑوی صاحب نے مولوی خضر حیات کی بات نقل کی ہے۔ جسے وہ اپنی جہالت اور کم سمجھی کی وجہ سے مفتی صاحب کی بات سمجھ بیٹھا اور ''جھوٹ، جھوٹ'' کی رٹ لگا دی۔ یہ تو اِس شخص کے فہم کا عالم ہے۔ ذرا مولوی خضر حیات اور اوکاڑوی صاحب کے گزشتہ پیغامات ایک مرتبہ پھر پڑھ لیں۔ [ناقل]) اوکاڑوی صاحب نے جھوٹ بولا کہ: ہم نے ایک لاکھ روپے کا مطالبہ کیا ہے، ہمارے کسی ذمہ دار ساتھی سے ثابت ہو جائے تو دس لاکھ انعام دیں گے۔

ایک موضوع آپ کے مہمان نے متعین کر دیا ہے، چار اکابر دیوبند کی عبارات۔ حضرت شیخ الہند، حضرت مدنی، حضرت کشمیری، حضرت مولانا محمد زکریا رحمہم اللہ۔

کہتے ہیں: ہم پنڈی میں تشریف لائے۔ پنڈی میں آپ اللہ جانے کہاں چھپے ہوئے ہیں۔ پتہ نہیں کس کمرے میں چھپ کر بیٹھے ہیں؟ کسی غار میں چھپ کے کہنا: میں پنڈی میں بیٹھا ہوں، میں فلاں جگہ بیٹھا ہوں، اِس سے کچھ نہیں بنتا۔

ہمارے ساتھی آصف خان صاحب، سید انظر شاہ صاحب، قاری دلاور خان صاحب موجود ہیں، آپ اپنے نمائندگان کو حکم دیں کہ وہ اِن کے ساتھ مناظرہ کی جگہ، وقت اور شرائط طے کریں۔ موضوع متعین ہو چکا ہے، ہماری طرف سے موضوع: [۱] معیارِ الوہیت [۲] اور سماعِ اَموات عادۃً۔ ہے۔ اگر آپ معیارِ الوہیت: لا الہ الا اللہ کا معنی نہیں کر سکے تو ان شاء اللہ ہم آپ کو کلمہ پڑھانے کے لیے بھی تیار ہیں۔ اَصل ہمارا

ہر فرقہ کے ساتھ خصوصاً آپ لوگوں کے ساتھ مسئلہ الہ میں ہے۔ آپ عادۃً سماع الاموات کے قائل ہیں۔ اور جو عادۃً سماع الاموات کا قائل ہو ہم اسے کٹر مشرک سمجھتے ہیں۔ اِس لیے ہمت کیجیے اور اپنا ایمان لا الہ الا اللہ پہ ثابت کیجیے! اَب اِدھر اُدھر کے ہاتھ پاؤں مارنے کی ضرورت نہیں۔

کہتے ہیں جی: بارہ سال پرانا چیلنج ہے، مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔ عقیدہ تو پھر میرا ثابت ہوگیا، تمہارے نزدیک تو ہر مردے پر بھی عرضِ اعمال ہوتا ہے، اور پوری دنیا کو پتہ ہے اور میڈیا پر چل رہا ہے۔ تجھے بارہ سال تک جب پتہ نہیں چلا، زندہ کو پتہ نہیں چلا تو مردوں کو کیسے پتہ چل جاتا ہے؟ عقیدہ تو ہمارا یہاں سے ہی ثابت ہوگیا۔ (قارئین! مولوی خضر حیات کی جاہلانہ علیت کا اندازہ کرتے جائیں کہ: ایک شخص کو اِس دنیا میں ایک چیز کا علم نہیں، اِس بات سے مولوی خضر عالم برزخ میں مردوں کے سامنے عرض اعمال کی نفی پر استدلال کر کے اپنا عقیدہ ثابت کیے بیٹھا ہے۔ واہ خضر واہیات واہ!)

بہر حال میری گفتگو انوار اوکاڑوی صاحب سے ہے، اُن کے چیلوں چانٹوں سے نہیں۔

آصف خان صاحب کا مکان متعین ہے، آپ اس سے فرار اختیار کر رہے ہیں۔ (قارئین! یہ بھی مولوی خضر حیات کا جھوٹ ہے، کیونکہ آصف خان نے پیش کش کی تھی کہ میرے مکان پر مناظرہ رکھ لیں، لیکن میں نے کہا کہ: تم تو خضر حیات کے مدرسہ کے طالب علم اور اُن کے خاص بندے ہو، تم کیسے غیر جانبدار ہوگئے؟ مولوی خضر حیات اس پیش کش کو ''مکان متعین ہے۔'' کہہ کر جھوٹ کی عادت پوری کر رہا ہے۔)

آپ خود آنا چاہیں تو میں خود آؤں گا، آپ اپنے نمائندے بھیجنا چاہیں تو میرے نمائندہ مفتی عثمان صاحب موجود ہیں۔ ان کے ساتھ جگہ، وقت اور شرائط طے کرو! موضوع متعین ہیں۔

اٹھتر (۷۸) وجوہ سے ماسٹر امین اوکاڑوی نے اکابر دیوبند پر یہودیت کا فتویٰ لگایا، آپ کی تصدیق موجود ہے، کبھی اکابرین دیوبند کو قادیانی کہا۔ شک ہو تو میری کتاب ''اکابر کا باغی کون؟'' دیکھ لیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اِس عمر میں ہدایت نصیب فرمائے۔

۲۰ر جون ۲۴ء: مولوی خضر حیات کی دھوکہ دہی اور غنڈی گردی:

۱۹ر جون بروز بدھ کو استاذِ مکرم مفتی انور صاحب اور مولانا عبداللہ عابد وڑائچ صاحب کی طرف سے مولوی خضر حیات کے نام پیغامات جاری ہوئے۔ اسی روز شام کو مولوی خضر حیات کا جوابی پیغام جاری ہوا، جو سابقہ صفحات میں نقل کیا جاچکا ہے۔

جب مولوی خضر حیات نے یہ دیکھا کہ مفتی انور صاحب پنڈی میں تشریف لا چکے ہیں، اور انہوں نے اپنے اور مولوی خضر حیات کے مقام کے تفاوت کا خیال کرنے کے بجائے مسلک کو ترجیح دی ہے اور مناظرے کے لیے تیار ہیں تو اُس نے مناظرے سے جان چھڑانے کے ساتھ ساتھ اپنی ساکھ بچانے، اور

اپنے لوگوں میں بھرم قائم رکھنے کے لیے دھوکہ دھی اور غنڈہ گردی کا منصوبہ تیار کیا۔ اور وہی طرزِ عمل اختیار کیا جو اِس سے قبل فتنہ مماتیت کے بانی عنایت اللہ شاہ صاحب بھی اختیار کر چکے تھے۔

ہمیں یہ یقین تو تھا کہ مولوی خضر حیات زہر کا پیالہ پی لے گا لیکن مناظرے کے لیے نہیں بیٹھے گا، لیکن یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ اِس طرح دھوکہ دھی اور غنڈہ گردی کر کے مناظرے سے جان چھڑائے گا۔ عید کی چھٹیوں کی وجہ سے مدرسہ بھی خالی تھا، ہم مدرسہ میں چار پانچ افراد تھے۔

مولوی خضر حیات اور اس کے نمائندوں سے مقام مناظرہ کی بات چیت چل رہی تھی، مولوی خضر حیات نے کہا کہ: آپ میرے ہاں آجائیں، ہم نے کہا: ہم آپ کی جگہ سے مطمئن نہیں ہیں۔ اُس نے جواب میں کہلوایا کہ: پھر ہم بھی آپ کی جگہ سے مطمئن نہیں ہیں، لہٰذا کسی تیسری جگہ کا انتخاب کیا جائے۔ ہم سے اُس نے یہ بات کہی، ابھی ہم تیسری جگہ کی سوچ بچار میں تھے کہ اگلے دِن ۲۰ مئی بروز جمعرات مولوی خضر اپنے شاگردوں کی فوج ظفر موج لے کر ہماری مسجد میں آ گیا۔

ظاہر ہے کہ ابھی تک نہ مقام مناظرہ طے ہوا، نہ وقت متعین ہوا، نہ شرائط طے ہوئیں، نہ ہی اُس نے اطلاع دی کہ میں آپ کے ہاں آرہا ہوں، اور بلا اطلاع اچانک اپنے غنڈوں کو لے کر مسجد پر دھاوا بول دیا، اور آکر مسجد میں پہلے تو بیٹھ گیا، لیکن چند منٹ بعد مولوی خضر کے مزید لوگ ہماری مسجد میں پہنچ گئے تو مولوی خضر اُٹھ کھڑا ہوا، جس سے اندازہ ہوا کہ وہ صرف مزید افراد کے انتظار میں تھا، جیسے ہی مزید افراد آئے، اُس کے غنڈوں نے مسجد میں شور شرابا، نعرے بازی اور دشنام طرازی شروع کر دی۔ مولوی خضر حیات خود منبر پر چڑھ گیا، اور مولانا انوار اوکاڑوی کے بارے میں بدزبانی کرنے لگا۔

ہم جو کرنے آئے وہ کریں گے، آپ کو پتہ چلے گا کہ ہم نے کیا کیا ہے: مولوی خضر

میں اور مولانا عبداللہ عابد وڑائچ صاحب گئے، مولوی خضر حیات سے ملے، اور اسے کہا کہ: ساتھیوں کو خاموش کرائے، آرام سے بٹھائے، اور ۲۰، ۲۰ افراد دونوں طرف کے بیٹھیں۔ باقی احباب کو واپس بھیج دے، تو مولوی خضر خود مجھے کہنے لگا کہ: ہم جس کام کے لیے آئے ہیں، ہم وہ کام کر کے جائیں گے، ہم آپ کو بتا کر جائیں گے کہ ہم نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہے۔

اُن کے عمل سے معلوم ہوا کہ وہ صرف فوٹو شوٹنگ کے لیے، شور شرابے کے لیے اور نعرے بازی کے لیے آئے تھے، اِسی لیے اتنے لوگ ساتھ لائے تھے۔ اور یہ کام جب اُنہوں نے کر لیا تو وہ واپس چلے گئے۔ اگر مناظرے کے لیے آئے ہوتے تو کتابیں لاتے، مسجد میں آکر مناظرے کی ترتیب کے مطابق بیٹھ جاتے۔ حالانکہ اُن کے پاس ایک بھی کتاب نظر نہیں آئی۔

مولانا عبداللہ عابد وڑائچ صاحب کو دیکھ کر مولوی خضر حیات ایک طرف کو چل دیا۔ وہ اسے بار بار

پکارتے رہے، لیکن وہ بیٹھنے تک کے لیے تیار نہیں ہوا، مناظرہ کیا کرتا۔

جب شور شرابا مکمل ہو جائے تو مناظرے کے لیے آجائیں: مولانا مفتی محمد انور

اِسی دوران ایک مماتی اندر کتب خانے میں مفتی انور صاحب کے پاس گیا، (آصف خان کا کہنا ہے کہ میں گیا تھا۔) تو مفتی صاحب نے اُسے فرمایا کہ: آپ لوگ شور مچا رہے ہیں، جب آپ کا شور مکمل ہو جائے تو پھر آ کر مناظرہ کرلیں۔ لیکن یہ لوگ شور شرابے سے باز نہیں آئے۔

مفتی انور مدظلہ کا تقویٰ......اور......مولوی خضر حیات کی ایک اور چالاکی

مولوی خضر حیات کو معلوم ہے کہ استاذِ مکرم مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہم کسی بھی قسم کی تصویر اور ویڈیو کے قائل نہیں ہیں۔ اِس لیے وہ شدید مجبوری کے علاوہ اپنے اختیار سے نہ تصویر بنواتے ہیں نہ ویڈیو۔ مولوی خضر حیات جانتا تھا کہ جب تک ویڈیو کیمرے چلائے رکھیں گے، مفتی انور صاحب سامنے نہیں آئیں گے۔ چنانچہ اُس نے یہ کھیل بھی کھیلا اور ہر طرف ویڈیو بنانے والوں کو پھیلا دیا، تاکہ اگر مفتی صاحب آئیں بھی تو یہ ماحول دیکھ کر واپس کمرے میں چلے جائیں۔ گویا مفتی صاحب کے تقویٰ، للّٰہیت اور احتیاط کا بھی مولوی خضر حیات نے ناجائز فائدہ اُٹھایا، اور مناظرے سے فرار کے لیے اسے بھی آڑ بنایا۔ لیکن کوئی بات نہیں، مفتی صاحب جسے گناہ سمجھتے ہیں، اُس سے اُنہوں نے اپنے آپ کو بچایا اور مولوی خضر حیات نے دھوکہ دھی، فراڈ، مسجد کی بے ادبی، دشنام طرازی وغیرہ سارے گناہ اپنے کھاتے میں جمع کرلیے۔

یہ مناظرہ نہیں، لڑائی ہے:

ہم نے مولوی خضر سے پھر کہا کہ: دونوں طرف کے بیس بیس آدمی بیٹھتے ہیں، باقی افراد کو آپ واپس بھیج دیں۔ یا آپ تین افراد کے ساتھ اندر کتب خانے میں آجائیں، لیکن اس نے کہا: ہم جتنے افراد لے کر آئے ہیں، ان سب کے سامنے بیٹھنا ہوگا۔ اور وہ سب لوگ نہ تو خاموش ہونے کا نام لے رہے تھے، نہ ہی بیٹھنے کا، ہم نے کہا: یہ تو لڑائی ہے، مناظرہ نہیں، مناظرے کا ماحول بنائیں۔

یہاں مجھے ایک واقعہ یاد آیا، ایک عالم سے کسی غیر مسلم نے کسی عنوان پر مناظرہ طے کیا، جب مناظرے کا وقت آیا تو وہ غیر مسلم کہنے لگا: کھانے کا مناظرہ ہوگا کہ کون زیادہ کھاتا ہے۔ اُن عالم نے فرمایا: زیادہ کھانے کا مناظرہ کرنا تھا تو بیل کے ساتھ کرلیتے، وہ تم سے زیادہ کھاتا ہے۔ مولوی خضر حیات نے بھی شور شرابے، گالم گلوچ، زبان درازی، بکواس، نعرے بازی، دشنام طرازی اور لڑائی جھگڑے کا مقابلہ کرنا تھا تو اپنے جیسے کسی غنڈے و بدمعاش سے کرلیتا۔

جب ہم نے دیکھا کہ لڑائی کا ماحول ہے، اور یہ شور شرابے، نعرے بازی، بدزبانی، چیلنج بازی کررہے ہیں اور اس کی پورے اہتمام سے ویڈیو بنا رہے ہیں تو میں نے بھی اپنے ساتھیوں کو بلالیا، ساتھیوں

کے آنے میں کچھ وقت لگ گیا۔ اِس دوران یہ شور شرابا کرتے رہے۔ ہمارے بار بار کہنے کے باوجود یہ لوگ مناظرے کے لیے تیار نہیں ہوئے، صرف للکارے مارتے رہے اور بدزبانی و نعرے بازی کرتے رہے، مسجد کے تقدس کو مسلسل پامال کیا اور لڑائی و شور و غل کا ماحول رہا، جب ہمارے ساتھی آ گئے تو مولوی خضر حیات نے راہِ فرار اختیار کی اور پتلی گلی سے نکل گیا۔

کچھ اپنوں کی "مہربانیاں"

مولوی خضر حیات اور مماتی لوگوں نے جو بدزبانی کی، جھوٹ بولے اور ہذیان بکے وہ تو اپنی جگہ، اِس موقع پر ہمارے بعض "اپنے" بھی حقائق معلوم کیے بغیر بے بنیاد فلسفے جھاڑنے لگ گئے، آخر کو اُن کی اتنی جلدی کیا تھی کہ حالات و واقعات معلوم کرنے سے پہلے ہی اُنہوں نے مضمون لکھ مارا اور اُس میں کئی جھوٹ بھی جھونک دیئے۔ بلکہ مولانا عبدالجبار سلفی صاحب کے بارے میں تو ایک ساتھی نے بتایا ہے کہ جس وقت مولوی خضر حیات ہماری مسجد میں تھا، مولانا عبدالجبار سلفی نے لاہور میں بیٹھے اُسی وقت حضرت مفتی انور صاحب اور دیگر حضرات کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا تھا۔ پھر اُن کی تحریر میں کئی باتیں خلافِ حقیقت بھی آ گئیں، جن سے اُن کو آگاہ بھی کیا گیا، لیکن وہ بجائے رجوع اور معذرت کرنے کے لیپا پوتی اور مزید خلافِ واقعہ باتیں کرنے لگے۔ نا معلوم اُن کو حضرت مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب سے کوئی خار تھی، یا مولوی خضر حیات کے بارے اُنہوں نے جو کچھ پہلے لکھا تھا، اُس کی تلافی کا کوئی بہانہ ڈھونڈ رہے تھے، یا پھر اپنے آپ کو "حق گو" کہلوانے کے شوق میں سچ اور جھوٹ کا فرق ختم کر رہے تھے۔ بہر حال مولانا عبدالجبار سلفی صاحب کی "مناقشۂ پنڈی" نامی تحریر مفتی انور صاحب سے بغض و حسد یا مولوی خضر حیات سے ہمدری و محبت کی بنا پر ہے۔ نیز فرضی خیالات اور خلافِ واقعہ باتوں وغیرہ کا پلندہ ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ: حضرت مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہ کو مولوی خضر حیات کے مقابلے کے لیے لانا چاہیے تھا یا نہیں؟ اِس میں اپنی اپنی رائے ہو سکتی ہے، لیکن اِس کو مناسب انداز میں بھی ذکر کیا جا سکتا تھا۔

مولانا عبدالجبار سلفی نے اپنے مضمون میں یہ تأثر بھی دیا ہے کہ مولانا مفتی انور اوکاڑوی متقی عالم تو ہیں، لیکن مناظرانہ صلاحیت نہیں رکھتے، اِس بارے میں یہی کہوں گا کہ: ہیرے کی قدر جوہری جانتا ہے، موچی نہیں۔ مولانا عبدالجبار سلفی صاحب کا یہ میدان ہی نہیں، اِس لیے اُن کے تبصرے کی کوئی حیثیت نہیں۔ نیز اُن کی دیکھا دیکھی ایک اور صاحب نے بھی کہہ دیا کہ: "حضرت مدرس ہیں، مناظر نہیں۔" حالانکہ حضرت کئی کامیاب مناظرے کر چکے ہیں، اور اُن مناظروں میں شریک جید علماء حضرت کی بہترین مناظرانہ صلاحیت کے عینی گواہ ہیں۔ اگر حضرت کی شاندار مناظرانہ صلاحیت مبصر موصوف کے علم میں نہیں تو اِس میں حضرت کی صلاحیت کا کیا قصور ہے؟ بھلا اہلِ علم بھی ایسے بے بنیاد دعوے کیا کرتے ہیں؟ فالی اللہ المشتکی

احباب کا شکوہ ہے کہ: مفتی انور صاحب کو دعوت دی تو مماتی غنڈہ گردی کی روک تھام کا انتظام بھی کرنا چاہیے تھا۔ تو اِس کوتاہی کو میں تسلیم کرتا ہوں، واقعی مجھے انتظام کرنا چاہیے تھے، مجھ سے یہ کوتاہی ہوئی۔ اوراس کی وجہ یہی ہے کہ: ہمیں مولوی خضر حیات سے اِس دھوکہ دہی اور غنڈہ گردی کی قطعاً اُمید نہیں تھی۔

اِس کے علاوہ بھی اگر میری کوئی بات یا کوئی عمل قابل اصلاح ہو تو ہمارے بڑے مجھے اُس کی طرف توجہ دلائیں، میں اِن شاء اللہ اُس کی اصلاح کروں گا۔ لیکن مولانا عبدالجبار سلفی صاحب نے جس طرح خلافِ واقعہ طور پر مماتیوں کو فاتح اور اپنے محبوب وممدوح خضر حیات کو بہادر وجری بنا کر پیش کیا ہے، یہ اُن کا مسلک اہل سنت اور عقیدہ حیات کے خلاف تاریخی جرم ہے، جس کا جواب اُن کو روزِ قیامت دینا ہوگا۔

میں شکر گزار ہوں مولانا ابومجاہد بالاکوٹی، مولانا مفتی مجاہد قادری اور دیگر حضرات کا جنھوں نے اِس موقع پر مولانا عبدالجبار سلفی صاحب کی غلط، خلافِ واقعہ اور غیر معقول تحریر کی تردید کی اور علمائے اہل سنت دیوبند اور عقیدہ حیات کو نقصان پہنچانے کی سنگین واحمقانہ کوشش کو ناکام بنادیا۔

اہل حق کی طرف سے مولوی خضر حیات کے چیلنج کی قبولیت کا اِعادہ:

ہم الحمدللہ اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند ہیں، اہل حق ہیں، اور مماتیوں کو اہل سنت سے خارج سمجھتے ہیں۔ ہم ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' کے مولوی خضر حیات کی طرف سے کیے گئے مناظروں کے چیلنج کو شروع سے قبول کرتے چلے آئے ہیں اور اَب بھی قبول کرتے ہیں۔ مولوی خضر حیات جب بھی چاہے مناظرے کی جگہ، وقت اور شرائط طے کر کے مناظرہ کرلے۔ (لیکن واقعی مناظرہ کرے۔) مناظرے کے موضوع وہی ہیں جن کا ہماری طرف سے اعلان ہو چکا ہے اور جن پر مولوی خضر حیات عرصہ دراز سے چیلنج بازیاں کر رہا ہے۔

[۱]۔ عقیدہ حیات النبی۔ [۲]۔ سماع موتی کا عقیدہ شرک ہے یا نہیں؟ [۳]۔ دیوبندی کون؟

مولوی خضر حیات میں اگر ہمت وجرأت ہے اور وہ بڑھکیں مارنے، اپنوں میں شیر بننے اور غنڈہ گردی ودشنام طرازی کرنے کے علاوہ واقعی مناظرہ بھی کرسکتا ہے تو میدان میں آئے۔ اور اطمینان سے بیٹھ کر مناظرہ کرے۔ تاکہ اُس کی ''قابلیت'' اور اُس کے عقیدے کی ''حقیقت'' سب پر عیاں ہوجائے۔

اور دنیا بھر کا جو مماتی مولوی خضر حیات کو ہمارے ساتھ مناظرے کے لیے تیار کردے، اُسے بھی دس ہزار نقد انعام دیا جائے گا۔ لیکن ''نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار اُن سے یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں''

فیس بک وغیرہ پر مماتی لوگ مولوی خضر کو ''مبارک باد'' دے رہے ہیں۔ اُن سے گزارش ہے کہ مبارک باد کے ساتھ یہ بھی بتایا کریں کہ: کس چیز کی مبارک ہے، مسجد کی بے حرمتی کی، دھوکہ دینے کی، گالیاں بکنے کی، غنڈہ گردی کی یا مناظرے سے فرار کی؟ کیونکہ اِس کے علاوہ تو مولوی خضر نے وہاں کچھ کیا ہی نہیں۔

☆☆☆☆